رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — اللہ اکبر — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

THE DAILY.
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

قیمت ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی لاہور تشریف لے گئی ہیں:

بابو برکت اللہ صاحب پوسٹل کلرک برادر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کا بچہ حفیظ اللہ بعمر تقریباً سوا سال چند روز بعارضہ پیچش بیمار رہنے کے بعد فوت ہوگیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں:

امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد اقصیٰ میں آٹھ مرد اور گیارہ عورتیں اور مسجد مبارک میں دس مرد اعتکاف بیٹھے ہیں:

۱۵ نومبر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے اعزاز میں احمدیہ سپورٹس کلب۔ احمدیہ یونین کلب اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اکی کلبس سنے ہاکی کا میچ کیا۔ جس میں صاحبزادگان نے بھی شمولیت فرمائی۔ میچ کے بعد انہیں ٹی پارٹی دی گئی جس میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے اور انچارج گیمز تعلیم الاسلام ہائی سکول نے علی الترتیب اپنے اپنے اداروں کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کیا۔ ان کے جواب میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے کسی عضو سے تکبر کی بو نہیں آنی چاہیئے

"جس قدر اولیاء اللہ دنیا میں گزرے ہیں۔ اور آج لاکھوں انسان جن کی قدر و منزلت کرتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی سے بھی کمتر سمجھا۔ جس پر خدا تعالےٰ کا فضل ان کے شامل حال ہوا۔ اور ان کو وہ مدارج عطا کئے۔ جس کے وہ مستحق تھے۔ تکبر۔ بخل۔ غرور وغیرہ بداخلاقیاں بھی اپنے اندر شرک کا ایک حصہ رکھتی ہیں۔ اس لئے ان بداخلاقیوں کا مرتکب خدا تعالےٰ کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتا۔ بلکہ وہ محروم ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے غربت و انکسار کرنے والا خدا تعالےٰ کے رحم کا مورد بنتا ہے۔ تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے۔ جبکہ یہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے۔ اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے۔ اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے۔ اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو۔ جس سے تکبر کی بو آئے"

(الحکم ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء)

حصول استقامت کا ذریعہ درود شریف ہے

"اب خدا تعالےٰ کے نزول رحمت کا وقت ہے دعائیں مانگو استقامت چاہو اور درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپکی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملیگا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اول ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی دوم یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما تیسرا موہبت الہٰی اللہ تعالےٰ کا یہ عام قانون ہے۔ کہ وہ نفوس انبیاء کی طرح دنیا میں بہت سے نفوس قدسیہ ایسے پیدا کرتا ہے۔ جو فطرتاً استقامت رکھتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ فطرتاً انسان تین قسم کے ہوتے ہیں ایک فطرتاً ظالم لنفسہ۔ دوسرے مقتصد یعنے کچھ نیکی سے بہرہ ور اور کچھ برائی سے آلودہ سوم بُرے کاموں سے متنفر اور سابق بالخیرات۔ پس یہ آخری سلسلہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ اجتبیٰ اور اصطفیٰ کے مراتب پر پہنچتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کا گروہ ایسے پاک سلسلہ میں سے ہوتا ہے۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری ہے۔ دنیا ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پارسا اور بزرگ خاتون کا افسوسناک انتقال

۱۶ نومبر کو بارہ بجے دوپہر محترمہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم امرتسری ۹۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مغفورہ کی وفات سے جماعت ایک عابدہ۔ زاہدہ اور دعاگو ولیہ سے محروم ہو گئی ہے۔ سلسلہ کی جملہ مالی تحریکات میں مرحومہ نہایت شرح صدر سے حصہ لیا کرتی تھیں۔ اور جو وعدہ فرماتیں ادائیگی اس سے ڈیوڑھی یا دگنی کرتیں۔ ہر قسم کے چندے باقاعدہ اور باشرح ادا فرماتیں۔ جماعت کے غرباء کی پرورش اور امداد کا خاص خیال رکھتیں مریضوں کی خبرگیری اور ہمدردی آپ کا دستور تھا مستورات کو سادگی کی طرف اپنے عمل اور قول سے توجہ دلاتی رہتیں۔ جماعت کے اکثر جلسے آپ کے مکان پر ہوتے بموسم کے لحاظ سے حاضرین کی تواضع کا انتظام بھی کیا جاتا۔ رمضان شریف میں مسجد میں افطاری کے لئے پھل وغیرہ بھجواتیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات مستورات کو سنانے کا انتظام کراتیں۔ باوجود پیرانہ سالی کے گھر کے کام کاج میں حصہ لیتیں۔ آپ کے تقویٰ وطہارت کا کسی قدر اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر۔ جناب قاضی عبدالحمید صاحب ایڈیٹرسن رائز ایسے مخلص احمدی آپ ایسی فرشتہ سیرت ماں کی گود میں پلکر پروان چڑھے۔ جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب بھی آپ کے ایک قابل فرزند ہیں۔ اوران کا حسن سلوک احباب جماعت سے سب پر عیاں ہے۔ یہ ماں کی نیک تربیت اور حسن سیرت کا نتیجہ ہے۔ آپ اسوقت اپنے کنبے کے ۷۵ زندہ افراد کی سرپرست تھیں۔

۱۷ نومبر کی صبح کو نعش بذریعہ موٹر لاری قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مہمان خانہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ سلسلہ کے بزرگ بکثرت شامل ہوئے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں اپنے مرحوم مغفور شوہر کے پاس دفن کی گئیں۔ احباب کرام مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔

ہمیں ایسی بزرگ اور پارسا احمدی خاتون کی وفات کا دلی صدمہ ہے۔ اور ہم ان کے تمام خاندان سے مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت میں اعلےٰ مدارج عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

سپاس تعزیت

میرے خاوند ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کے کلکتہ میں اچانک وفات پا جانے پر کیا ہندوستان کیا ایران جہاں رہے ہر طرف سے اظہار افسوس کے خطوط آئے۔ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اسلئے اخبار کے ذریعے سب بہنوں اور بھائیوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ زینب بیوہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم قادیان۔

درخواستہائے دعا

محمد عالم صاحب صابسہ کینیا کالونی افریقہ اپنے بھائی اللہ دتا صاحب کی صحت کیلئے منشی غلام محمد صاحب پانپور کشمیر اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو عرصہ سے بیمار ہے۔ عبدالغنی صاحب کراچی شہر ملک نواب خان صاحب کی صحت کے لئے جو ایک ماہ سے بیمار ہے۔ محمد اشرف صاحب قادیان اپنی والدہ کی صحت کے لئے جن کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ راجہ محمد افضل صاحب وہوا ضلع ڈیرہ غازیخان

تاریک ہے دنیا عصیاں سے تم مہر منور بن جاؤ

تم نور کے سانچے میں ڈھل کر مسجودِ ملائک بن جاؤ
جو تار صفت ابلیس بنے تم اس کے مقابل تن جاؤ
انوارِ محبت آٹھ پہر جس دل پہ اترتے رہتے ہوں
وہ دل ہو تمہارے سینہ میں اور آنکھ سے آنسو بہتے ہوں
محبوبِ خلائق بنتا ہے دنیا میں وہی اک دیوانہ
جو محورِ رخ جاناں ہو اور کام میں اپنے فرزانہ
دنیا میں حوادث آتے ہیں آفات کے بادل چھاتے ہیں
انعام مگر وہ پاتے ہیں جو موت کے مونہہ میں جاتے ہیں
وہ عرش کہ جس کے ہلنے سے کونین پہ لرزہ آجائے
اس عرش سے نالے ٹکراؤ تا کفر کو ایماں کھاجائے
شیطاں نے ہزاروں مکر کئے اسلام سے دنیا بہکائی
اب مردِ مجاہد بن جاؤ گر دین کے تم ہو شیدائی
خلاقِ دو عالم کے پیارو اسلام کی آنکھوں کے تارو
تم عہدِ وفا کو یاد رکھو ہر دشمن کو تم للکارو
گم کردہ راہ جو ناداں ہیں اُن سب کے رہبر بن جاؤ
تاریک ہے دنیا عصیاں سے تم مہرِ منور بن جاؤ
آغوشِ محبت میں اپنی ہر کافر و عاصی کو لے لو
جو بحرِ گناہ میں ڈوبتا ہو ساحل پہ اس کو پہنچا دو
بڑھتے ہی چلو پیچھے نہ مڑو۔ بڑھتا ہی رہے تیزی میں قدم
ہاں حکمِ خدا جب کوئی سنو تو شوق سے سر کو کردو خم
آنکھوں میں حیا دل میں ہو وفا سودا ئے محبت سر میں ہو
اسلام کا درد ہر درد سے بڑھ کر پنہاں قلب و جگر میں ہو
باطل کو کچلنے کی خاطر ہاتھوں میں لئے قرآن بڑھو
عالم میں احمدِ مرسل کا پیغام لئے ہر آن بڑھو
عشاق ہو تم مولیٰ کے اس عشق سے روح کو گرماؤ
میدانِ وغا میں کود پڑو اسلام کا پرچم لہراؤ

خاکسار محمد یعقوب طاہر۔ مولوی فاضل

---

۱۴ اپنے دوست سیف اللہ خان صاحب کے مقصد میں کامیابی کے لئے قاضی عبدالرحمان صاحب گکھیانہ اپنے والد قاضی غلام حسن صاحب کی صحت کے لئے جو عرصہ تین ماہ سے بعارضہ استرخا بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلان اخراج

عبدالرحیم صاحب برادر بابو عبدالغفور صاحب مرحوم جو آجکل مزنگ لاہور میں حکمت کرتے ہیں۔ انکے متعلق یقینی شہادت کی بنا پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ وہ شیخ عبدالرحمان صاحب مصری اور ان کے ساتھیوں سے ملتے رہے ہیں۔ لہٰذا نظارت ہذا ان کے اخراج ومقاطعہ کا اعلان کرتی ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ رمضان ۱۳۵۷ھ

کیا حضرت بابا نانک رح ویدک دھرم کے پیرو تھے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اور اسی کی تائید اور نصرت سے ناقابلِ تردید عقلی اور نقلی ثبوت مہیا فرماکر یہ ثابت کردینے کے بعد کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ اسلامی عقائد کے پابند تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار مسلمان اور ولی اللہ تھے۔ آریوں کو بھی شوق پیدا ہؤا۔ کہ وہ ان کو ویدک دھرم کا پیرو اور ویدوں کا پرچارک قرار دیں۔

ایک لمبے عرصہ تک تو آریہ صاحبان نہائت دبی زبان سے یہ ادعا کرتے رہے۔ لیکن اب وہ علی الاعلان اس کا ذکر کررہے اور سکھوں کو مخاطب کرکے کررہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "آریہ ویر" لاہور (۱۳ نومبر ۱۹۳۸ء) میں "سکھ لیڈروں سے نویدن" کے عنوان سے ایک مضمون حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے یوم ولادت کی تقریب پر ایڈیٹر صاحب اخبار مذکور نے شائع کیا ہے۔ جس میں سکھوں کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے گرد کے دھرم کو چھوڑ کر ایک علیحدہ پنتھ بنالیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"پچھلے ہفتے گورو نانک دیو جی کا جنم دن منایا گیا۔ گورو نانک دیو جی کو سکھ بھائی پہلا گورو مانتے ہیں۔ اور ان کے لئے بڑی بھاری عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ سکھ دھرم کی بنیاد بھی گورو نانک دیو جی کی تعلیم پر رکھی بتلائی جاتی ہے۔ مگر پھر بھی آج ہندو اور سکھ دونوں علیحدہ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ میرے دل میں گورو نانک دیو جی کی عزت کسی بھی سکھ بھائی سے کم نہیں لیکن میں گورو جی مہاراج کو اس روپ سے نہیں دیکھتا۔ جس سے سکھ بھائی دیکھتے ہیں۔ یہ آریہ جاتی کی بدقسمتی ہے۔ کہ سکھ بھائیوں نے گورو جی مہاراج کی تعلیم کے کچھ انشوں کو مانتے ہوئے بھی ان کے نام لیوا اور انویائی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ان کے پوتر ویدک دھرم کو چھوڑ کر ایک علیحدہ پنتھ بنالیا ہے۔ جو اپنے آپ کو وید شاستروں رشی منیوں سے سمبدھت نہیں سمجھتا۔ اور گورو نانک دیو جی سے لے کر دسویں گورو جی تک ہی اپنے آپ کو محدود سمجھتا ہے۔"

ان سطور میں بڑی صفائی کے ساتھ یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس وقت سکھ صاحبان کا وہ مذہب نہیں۔ جو بابا نانک رح کا تھا۔ کیونکہ وہ "ویدک دھرم" کے پیرو نہیں۔ اور نہ اپنے آپ کو وید شاستروں رشی منیوں سے سمبدھت سمجھتے ہیں۔ اسی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"گورو نانک دیو جی مہاراج اور نہ ہی دوسرے نو گوروؤں نے کوئی علیحدہ پنتھ چلایا۔ یا ویدوں شاستروں کا ورودھ کیا۔ بلکہ وہ ویدک دھرم کے ہی پرچارک تھے۔ رشی دیانند نے جو تعلیم ویدک دھرم کی ہمیں ویدوں اور شاستروں کے ادھار پر دی۔ وہی تعلیم پہلے موحد گورو نانک دیو جی مہاراج نے پنجابی بھاشا میں عوام کو دی اور اس کا پرچار بعد کے نو گوروؤں نے بھی کیا۔"

"کوئی بات لیں گورو نانک دیو جی نے ویدک دھرم کے ہی پرچارک سدھ ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پنجابی بھاشا میں ویدک سدھانتوں کا ہی پرچار کیا ہے۔ اور اپنے وقت میں جہاں ایشور بھگتی کا سچا نمونہ پہلے موحد کے روپ میں پیش کیا۔ وہاں اپنے جیون میں ویدک سدھانتوں کا منڈن اور پرچار اور اویدک سدھانتوں کا کھنڈن خوب دھڑلے سے کیا۔"

ان الفاظ میں نہ صرف حضرت بابا نانک رح کو ویدک دھرم کا پرچارک بتایا گیا ہے بلکہ حد درجہ کی دیدہ دلیری سے کام لیتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے ویدوں سے اخذ کرکے جو تعلیم دی ہے۔ وہی تعلیم حضرت بابا صاحب نے پنجابی زبان میں دی تھی۔

آخر میں اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"سکھ لیڈر آج سکھوں کو ایک علیحدہ فرقہ کی شکل دیں۔ اور ویدوں شاستروں رشیوں منیوں کو چھوڑ کر گرو گرنتھ صاحب کو ہی سب کچھ مان کر اور وواہ شادی آدی کے رسوم سنئے پر چلت کریں۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ گوروؤں کا کوئی منشا ہرگز سکھوں کا علیحدہ مذہب چلانے کا نہیں تھا۔ وہ تو سناتن ویدک دھرم کے ہی پرچارک تھے۔ اس وقت پورانک دھرم کی رو سے جو خرابیاں ہندوؤں میں آگئی تھیں۔ ان کا انہوں نے کھنڈن کیا اور ہندو جاتی و دھرم کی رکھشا کے لئے کئی یدھ کئے۔ آریہ سماج بھی وہی کاریہ کررہا ہے۔ اس کا ادیش بھی ویدک دھرم کا پرچار ہے۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ اوتاروا اچھوت آدی کے کھنڈن کے کام میں آریوں اور سکھوں دونوں کی پوزیشن ایک ہے۔ ایسی حالت میں آریہ سماجیوں اور سکھوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے"۔

اخبار "آریہ ویر" نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ویدک دھرم کا پیرو اور پرچارک ہونے کا جو ادعا کیا ہے۔ وہ کوئی کم حیرت انگیز امر نہیں ہے۔ اور یہ حیرت اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے کہ اتنے بڑے دعوے کے ثبوت میں حضرت بابا نانک کا کوئی قول۔ گرنتھ صاحب کا کوئی حوالہ یا سکھوں کی کسی اور مذہبی کتاب کا کوئی اقتباس تک نہیں پیش کیا گیا۔

اس سے بھی بڑھ کر قابلِ تعجب یہ امر ہے۔ کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو نہ صرف ویدوں اور شاستروں سے اخذ کردہ بتایا گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ سوامی دیانند اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم ایک ہی تھی۔ کیونکہ ان کا ماخذ اور منبع ایک ہی تھا۔ لیکن یہ اتنی بڑی اور اتنی صریح غلط بیانی ہے۔ کہ اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی یہ ضرورت ہے۔ کہ بانی آریہ سماج اور حضرت بابا نانک صاحب کی تعلیموں کا مقابلہ کرکے بتایا جائے۔ کہ ان میں کس قدر تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ بتادینا ہی کافی ہے۔ کہ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور ان کی تعلیم کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ اسکے لئے اگلے پرچہ کا انتظار فرمایئے۔

198

ستیارتھ پرکاش کا نیا ترجمہ

یوں تو آریوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انکے نزدیک بانی آریہ سماج کی تصنیف کردہ کتاب "ستیارتھ پرکاش" کو وہی درجہ حاصل ہے جو قرآن کریم کو مسلمانوں میں اور انجیل کو عیسائیوں میں ہے۔ لیکن نہ صرف اس کے صریح احکام کی خلاف ورزی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ لفظی طور پر بھی اس میں تغیر و تبدل کرنے پر مجبور ہیں۔ اس وقت تک ستیارتھ پرکاش کے اردو میں کئی ترجمے شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب اعلان کیا گیا ہے۔ ایک نیا ترجمہ جو پنڈت چموپتی صاحب ایم۔ اے کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جس کے ذریعہ معترضین کے اعتراضات کو کسی اور کتاب کی مدد کے بغیر رد کیا جاسکیگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ ترجمان ... اعتراضات کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ جو ستیارتھ پرکاش پر [illegible] ہیں۔ مگر [illegible] نیز [illegible] تصنیف [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کھلی ناکامی اور حسرتناک انجام

مولوی صاحب کا ادعا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ مگر ناکام حریف ہیں عرصہ سے وہ احمدیت کے اس پودے کو جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ لگایا پھلنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس میں اپنے آپ کو سب سے بڑھا ہوا سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں انہوں نے لکھا تھا۔

"اسوقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اول نمبر میں ہوں۔ تو غالباً یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ ہوگا"

(اہلحدیث ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی لمبی عمر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنے اشتہار مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں مباہلہ کیلئے بلایا تا کاذب صادق سے پہلے ہلاک ہو۔ مگر مولوی صاحب نے کہا "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے"۔ بلکہ عمر پانے کے شوق میں یہاں تک شائع کر دیا۔ کہ "قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس جل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بل متعنا ھؤلاء و آباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جنکے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

چونکہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ اگر مکذبین انبیاء مباہلہ پر آمادہ نہ ہوں۔ تو ان کا پہلے مرنا ضروری نہیں۔ بلکہ عام قانون کے ماتحت ان میں سے اکثر کو مہلت دی جاتی ہے اس لئے ضروری تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جبکہ وہ اول نمبر پر مخالف احمدیت ہونے کے بھی مدعی تھے۔ مہلت دی جاتی تا آنے والے لوگ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ احمدیت کے مخالفین کو اس کے مقابلہ کے لئے کافی موقعہ نہیں ملا۔ اس لئے اس کی نشوونما کو خدا تعالےٰ کی نصرت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مولوی صاحب کو ان کے مسلمہ قرآنی قانون کے مطابق مہلت دی اور بہت لمبی مہلت دی

مولوی ثناء اللہ مہلت کی طوالت سے اکتا گئے

مولوی صاحب نے احمدیت کی مخالفت کرنیکے لئے قینچی کی طرح چلنے والی زبان تمسخر و استہزا کرنے والی طبیعت۔ اور باقاعدہ چلنے والا ہفتہ وار اخبار اہلحدیث پایا۔ آج اس اخبار پر ۳۵ سال شمسی اور ۳۶ سال قمری گزر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد تیس سال تک مسلسل و متواتر مخالفت کا موقعہ ان کو ملا۔ اور انہوں نے احمدیت کے کچلنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جہاں احمدیت روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے۔ وہاں مولوی صاحب اس مہلت سے سیر ہوچکے ہیں۔ اور ان کے دل میں مخالفت کی حسرت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ اپنے اخبار "اہلحدیث" کے ۳۶ ویں سال کے پہلے پرچہ میں "آخری التماس" کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

"میں درد بھرے دل سے یہ بات ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے وہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے دوستوں سے جدا ہو جاؤں۔ مجھے یقین نہیں کہ سال ہذا کے خاتمہ تک میں یہ خدمت سرانجام دیتا رہونگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ جدائی کی خبر سنتے ہی امرتسر پہنچ کر اپنے اخبار کو سنبھال لیں اور اس کو زندہ اور فرخندہ رکھنے کے لئے اپنی کوشش کو جاری رکھیں۔ اور اپنے اپنے حلقے میں اس کی اشاعت بڑھائیں تاکہ یہ اخبار اپنی خدمت پر کمربستہ رہے۔ ؎

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد
وگرش زر ندھی سر بنہد در عالم

(اہلحدیث ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

نہایت پست مقصد

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور موت کا کوئی معین وقت نہیں۔ لیکن مولوی صاحب کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا ضرور کوئی معنے رکھتا ہے۔ ذاتی طور پر ہم چاہتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کو اور بھی لمبی عمر دی جائے۔ تا انہی کے پیش کردہ اصل کی روشنی میں کسی کو صداقت احمدیت پر رکھنے میں دقت نہ ہو۔ اگرچہ مولوی صاحب احمدیت کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر اور بھی درد محسوس کریں گے۔ مگر موت و حیات انسان کے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی بجائے میں قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ وہ غور کریں۔ مولوی صاحب نے اس آخری التماس" میں بڑے سے بڑا مقصد کیا قرار دیا ہے۔ اور اپنے احباب سے آخری خواہش کیا کی ہے؟ صرف یہ کہ ان کو زر دیا جائے تاکہ وہ اہلحدیث کے زندہ رہنے کا انتظام کرسکیں۔ آہ! کتنا پست مقصد اور کتنی ادنےٰ خواہش ہے۔ سچ ہے ؎

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

یقیناً مولوی ثناء اللہ صاحب آخری وقت کا تصور کر کے خیال کرتے ہوں گے۔ کہ میں اپنے ہم خیال لوگوں سے صرف اخبار کو زندہ رکھنے کی خواہش کروں۔ اور وہ اس کو مان لیں۔ تو بھی بڑی بات ہے۔ حالانکہ محض کسی اخبار کا زندہ رہنا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ ہندوستان میں متعدد اخبار ان کے بانیوں کی وفات کے بعد سالہا سال سے زندہ ہیں۔ کسی قوم کی سرداری کا دعویٰ کرنے والے کا اپنے اتباع سے صرف ایک ہفتہ وار اخبار کو زندہ رکھنے کی خواہش کو آخری التماس قرار دینا صاف بتا رہا ہے۔ کہ اس قوم میں کہاں تک احساس حیات ہے اور انہیں اپنے نام نہاد سردار سے کس قدر عقیدت ہے؟

اسی پرچہ میں ایک شاعر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تعریف میں لکھا ہے ؎

مسیحا دم ثمرش زندہ دل مبارک نفس
مذیب داجل قدنی فکالہ کیلا

اگر ایسے ہی "مسیحا نفس" ہوا کرتے ہیں۔ کہ ان کی "آخری التماس" اخبار اہلحدیث کے لئے چندہ کی اپیل تک ہی محدود رہتی ہے۔ تو اہلحدیثوں کو ایسے مسیحا نفس مبارک ہوں۔ سچ ہے حقیقی مسیحا کو چھوڑ کر ایسوں سے ہی پالا پڑا کرتا ہے۔ بئس للظالمین بدلا

کذب بیانی

ہاں شاعر نے مولوی صاحب کو "مذیب داجل قدنی" کہہ کر بقول مولوی صاحب "شاعرانہ خیال" اور ہمارے نزدیک صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ درحقیقت مولوی صاحب کا آج تک زندہ رہنا تو خود ان کے مسلمہ قاعدہ کی رو سے ان کو ہی کذاب اور دروغگو ثابت کر رہا ہے۔

عظیم الشان مقصد

باقی رہا یہ سوال کہ انہوں نے مسیح برحق حضرت احمد جری اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلا دیا۔ اس سے بڑا جھوٹ کیا ہوسکتا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے پست خیال اور دون ہمت انسان کو اس جلیل الشان انسان کے مقابل پر رکھا جائے جس نے اللہ تعالےٰ سے اپنی وفات کی خبر پاکر الوصیت ایسا دائمی صداقتوں پر مشتمل پیغام اپنی جماعت کے نام دیا۔ اور تحریر فرمایا۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

(الوصیت ص۸ تقطیع خورد)

کتنا بلند مقصد اور کس قدر آہنی عزم ہے؟ کیا الوصیت کے لفظ لفظ سے ظاہر نہیں۔ کہ فی الواقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے فرستادہ تھے۔ ورنہ دنیا کے کیڑے تو زیادہ سے زیادہ اپنے اخبار کو زندہ رکھنے کی خواہش کو بھی آخری التماس قرار دے دیا کرتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب کی "آخری التماس" اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری پیغام میں ذرا موازنہ تو کرو۔ تمہارے دل خود بول اٹھیں گے ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقین بھرے دل سے فرماتے ہیں۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے" (ص۱۰)

احمدیت کی شاندار کامیابی

اللہ! اللہ!! کس قدر واضح الفاظ میں اپنی جماعت کا مستقبل اور کتنے پرزور کلمات میں اس کی ترقی کی بشارت دی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لمبی مہلت پاکر جماعت احمدیہ کو پھلتے پھولتے دیکھ لیا۔ اس کی شاخیں ہر طرف سے نکلتی دیکھ لیں۔ اور اسے ایک تناور درخت بنتا ہوا مشاہدہ کر لیا مگر افسوس کہ وہ ان مبارک انسانوں میں سے نہ ہوئے جو خدا کی بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ اے کاش وہ اب بھی ایمان لے آئیں۔

مولوی صاحب کی خیرہ چشم اور عداوت والی آنکھ اگر اس تناور درخت کو نہیں دیکھ سکی۔ تو آئیں دوسرے معاند سلسلہ مولوی ظفر علی صاحب کی شہادت پڑھ لیں شاید اب ہی ان کی آنکھ کھل جائے۔ مولوی ظفر علی صاحب نے لکھا ہے

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں حسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"۔

پھر لکھا ہے:۔

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں"۔

(زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

خدا کا نوشتہ پورا ہوا ہمارا خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ اس لئے وہ نہیں رکے گا۔ یہاں تک کہ احمدیہ سلسلہ کو ساری دنیا پر غالب نہ کر دے۔ گو اس انجام کے لئے اس نے مدت مقرر کر رکھی ہے۔ مگر یقین جانیئے خدا کی بات پوری ہو کر رہے گی۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد

سلسلہ احمدیہ کی ترقی مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے زبردست نشان ہے یقیناً احمدیت کا پھیلنا اور پھلنا مولوی صاحب کے لئے سوہان روح ہے۔ اور آج ان کا دل جبکہ وہ اپنا آخری وقت خیال کرتے ہیں۔ کس قدر حسرتوں کا مزار ہوگا۔ کہ میری ساری عمر کی کوشش اکارت گئی۔ اور میرے حصہ میں ناکامی ہی ناکامی آئی۔ مرزا غلام احمد کا قائم کردہ سلسلہ بڑھا۔ اور دنیا پر چھا گیا۔ مرزا غلام احمد کا بویا ہوا بیج اگا۔ اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا۔ سچ مچ اگر یہ سلسلہ انسان کا کاروبار ہوتا۔ سچ مچ اگر یہ بیج انسانی ہاتھوں سے بویا جاتا۔ تو آج یہ حال نہ ہوتا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے اول درجہ کے معاند ناکامی اور نامرادی سے اپنے آپ کو گھرا ہوا پاتے۔ یاد رکھو مرزا غلام احمد خدا کی قرنا تھا۔ وہ خدا کی زبان تھا۔ بے شک وہ ہماری طرح کا انسان تھا۔ مگر خدا کا رسول اور اس کا برگزیدہ نبی تھا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اے کاش لوگ درخت کو اس کے پھلوں سے شناخت کریں اور صادقوں کی سچائی کے آثار ان کے چہروں پر دیکھیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی مایوسی

دشمنوں کی ترقی اور ان کا اقبال جنہیں مٹانے کے لئے کوئی انسان کھڑا ہو خود اس کے لئے عذاب ہوتا ہے اس لئے یقیناً احمدیت کی روز افزوں ترقی مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ مگر یہ اور بھی ثقیل اور المناک ہو جاتی ہے۔ جبکہ انسان اپنوں سے مایوس اور ان کی حالت زار پر ماتم کناں ہو۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس وقت اسی دوگونہ عذاب میں مبتلا ہیں۔ "جماعت اہل حدیث" کے متعلق وہ اسی پرچہ میں لکھتے ہیں۔

"میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اہلحدیث کے تفرق اور تشتت کا ذکر کر کے اس پر دو آنسو بہانا ایسا ہی ہے۔ جیسا محرم کے دنوں میں شیعوں کا مرثیہ خوانی کر کے آہ و بکا کرنا۔ نہ اس کا فائدہ نہ اس کا۔ حقیقت یہ ہے کہ مشہور مصرعہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہلحدیث پر خصوصاً پورا صادق ہے"۔

(۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

مولوی صاحب کے نزدیک اہلحدیث کا مرثیہ ان کی اصلاح کے لئے آہ و بکا محض بیکار ہے۔ اس قوم پر مردنی چھا گئی ہے۔ اور مولوی صاحب کے عقیدہ میں ان میں زندگی کی کوئی رگ باقی نہیں رہی۔

حسرتناک انجام

معزز ناظرین ذرا غور تو فرمائیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام کس قدر حسرتناک ہوگا۔ وہ اس لئے اٹھے تھے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے راستہ میں سد سکندری ثابت ہوں مگر قدرت ایزدی نے انہیں حقیر تنکے کی مانند کر دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ پھر (وہ اپنوں (اہلحدیثوں) کی زندگی سے فائدہ اٹھا کر اپنے بعد منظم جماعت چھوڑنے کا ارادہ کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انہیں اس میں بھی بری طرح ناکام کیا۔ اہلحدیث پراگندہ ہو گئے۔ وہ مر گئے رہتے کہ ان پر آنسو بہانا بھی محرم کے مرثیہ سے زیادہ کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیا یہ خسر الدنیا والآخرۃ ذالک ہو الخسران المبین کا نظارہ نہیں یقیناً ہے۔

منصف مزاج انسانوں سے اپیل

اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! خدا کے لئے بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے "اول نمبر کے مخالف" کے انجام پر عمیق نگاہ ڈالو۔ تمہیں خدا کی زبردست قدرت نظر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے اٹھے۔ علما مخالف۔ پنڈت مخالف۔ پادری مخالف حکومت مخالف۔ رعایا مخالف۔ پرانے فیشن کے لوگ مخالف۔ نئی روشنی کے لوگ مخالف۔ غرض چاروں طرف مخالفت ہی مخالفت تھی۔ صرف آسمان و زمین کا خدا آپ کی پشت پناہ تھا۔ اسی کے لئے شیریں اور تسلی بخش کلام نے آپ کو تمام مخالفین کے مقابل سینہ سپر ہونے کی طاقت بخشی۔ آخر ۳۰۔ ۳۵ سال کے خاتمہ پر زہرہ گداز اور جانکاہ مصائب کے بعد خدا کا بری کامیاب و غالب نظر آیا۔ ہزاروں لاکھوں انسان اس کے جھنڈے تلے کھڑے دکھائی دیئے۔ شوریدہ سر مخالف سرنگوں تھے۔ تب فرستادہ خدا نے للکار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کہا کہ لو اب میں دنیا سے جاتا ہوں۔ میری یہ جماعت دنیا میں بڑھے گی۔ اور ترقی کرے گی کوئی اسکی ترقی میں رخنہ انداز نہیں ہوسکتا تب امرتسر کے مولوی ثناء اللہ نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا کہ میں اس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دونگا۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی میں سب سے بڑا رخنہ انداز ثابت ہوں گا۔ خداوند تعالےٰ نے کہا کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلانا چاہتا ہوں۔ اس لئے لو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو آج کے بعد بھی پینتیس چھتیس سال مہلت دیتا ہوں۔ وہ مہلت مولوی صاحب کے احساس کے مطابق اس سال ختم ہو رہی ہے۔ مگر انجام کیا ہوا ہے۔؟ جب احمدیہ تحریک کا آغاز ہوا۔ اہل حدیث زوروں پر تھے ان میں جوش تھا۔ کام کرنے کا جذبہ تھا۔ دنیاوی آنکھ انہیں ہندوستان میں چھا جانے والی جماعت سمجھتی تھی۔ مگر آج جب مولوی ثناء اللہ صاحب کی جدوجہد کے پینتیس سال پورے ہوگئے۔ اور وہ اپنا آخری سال یقین کرتے ہیں۔ ان کے ساتھی اہل حدیث وجعلناھم احادیث کا مصداق نظر آتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان پر مرثیہ کہنا بھی گراں ہے مگر جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے۔ اور روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ ترقی کرتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اکناف عالم میں پرچم توحید لہراتا ہوا دکھائی دے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے۔ ہزاروں لاکھوں آپ کی جماعت میں شامل ہوگئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھی لاکھوں تھے۔ آج وہ مردہ ہو چکے ہیں اور مولوی صاحب اپنی موت کا تصور کرتے اپنے آپ کو وحید و طرید پاتے ہیں۔ انہیں ماضی بھی سیاہ نظر آتا ہے۔ اور مستقبل بھی تاریک دکھائی دیتا ہے۔ کس قدر عبرتناک مقام ہے۔ ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یؤمنون۔ سچ ہے سہ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

خاکسار ابو العطاء جالندھری۔

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے احباب کیلئے

نادر موقع

منارۃ المسیح کی تعمیر کے چندہ کے لئے خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک فرمائی تھی۔ اس پر جن جن اصحاب نے چندہ دیا۔ ان کے نام منارۃ المسیح پر کندہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اب منارۃ المسیح کی مرمت کا کام شروع ہے۔ یعنی اس کی پہلی سفیدی اتروا کر رنگ مرمر کی سفیدی کروائی جا رہی ہے۔ اس کے لئے تقریباً ۳۰۰۰/۱ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور اس مزید ضرورت کے ماتحت تیس احباب کے لئے اس چندہ میں حصہ لینے کا موقعہ نکل آیا ہے۔

سلسلہ کی اس اہم اور مقدس یادگار پر اگر کوئی صاحب اپنا یا اپنے کسی عزیز و اقربا کا نام کندہ کرانے کے متمنی ہوں تو انہیں چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت جلد ایک ایک سو روپیہ فی کس کے حساب سے جو اس چندہ کی شرح مقرر ہے۔ آخیر دسمبر ۱۹۳۸ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجدیں۔ اور کوپن میں تشریح کر دیں۔ کہ یہ منارۃ المسیح کے لئے چندہ ہے۔ فلاں نام کندہ کرایا جاوے تیس نام پورے ہو جانے کے بعد پھر کسی چندہ بھیجنے والے کا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ خواہ آخیر دسمبر سے پہلے ہی یہ رقم پوری کیوں نہ ہو جاوے۔

منارۃ المسیح کی اہمیت کے متعلق جو دوست مفصل معلومات معلوم کرنا چاہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اشتہار مشمولہ خطبہ الہامیہ ملاحظہ فرمائیں۔ بطور اختصار حضور کے اس اشتہار سے عام آگاہی کے لئے ذیل میں اقتباس درج کیا جاتا ہے جس سے منارۃ المسیح کی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کی ترقی نیز ابطال تثلیث اور انتشار انوار الٰہی سے خاص مناسبت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"اے دوستو۔ یہ منارہ اس لئے تیار کیا جاتا ہے۔ کہ حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار رہو۔ اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جاوے۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ الخ۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے۔ کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے۔ اس غرض سے ہے۔ کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے۔ کہ تا تین کے خیالات کو محو کرکے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ ... یہ منارہ وہ منارہ ہے۔ جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی ہے۔"

پھر آگے حضور اسی اشتہار میں چندہ دینے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو سرانجام دینگے اور میں یقین جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے۔ اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس خدا نے مینارہ کا حکم دیا ہے۔ اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ کہ اسلام کی مردہ حالت میں اس جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی۔ جو انسان بناتے ہیں۔ بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ اس مینارہ کو کس قدر تقدیس اور عظمت حاصل ہے۔ اور اس کے چندہ میں حصہ لینا کس قدر ثواب عظیم کا موجب ہے۔ ثواب عظیم کے علاوہ چندہ دینے والے کا نام بھی منارۃ المسیح پر کندہ ہوگا۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار اور ان کی دعاؤں کے لئے تحریک کا موجب ہوگا۔

پس جو دوست اس عظیم الشان کار ثواب میں حصہ لینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کیونکہ اس قسم کے مواقع بار بار میسر نہیں آسکتے۔

ناظر بیت المال قادیان

انجمن ہائے احمدیہ علاقہ جموں و کشمیر کو اطلاع

اخبار الفضل مجریہ یکم نومبر ۱۹۳۸ء میں نظارت بیت المال کی طرف سے جماعت احمدیہ سرینگر کی مسجد کی تعمیر کے چندہ کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے تعمیر مسجد کی کمیٹی کے صدر کا نام میاں غلام نبی صاحب گلکار لکھا گیا ہے حالانکہ اس کمیٹی کے صدر کا نام خلیفہ عبدالرحیم صاحب اسسٹنٹ سکرٹری ہوم ممبر ہے۔ لہٰذا جماعت ہائے علاقہ جموں و کشمیر نوٹ فرمالیں۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کا انسان کی صحت اور اخلاق پر اثر

(۲)

از ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب میڈیکل آفیسر مگاڈی مشرقی افریقہ

تمباکو نوشی کا اخلاق پر اثر

جب کسی مضر چیز کا انسان عادی ہو جائے تو وہ اس پر ایسا غلبہ پا لیتی ہے۔ کہ پھر اس کا چھوڑنا محال ہو جاتا ہے۔ تمباکو اور دیگر منشی اشیاء کا بھی یہی حال ہے ان کی عادت بھی انسان کو ایسا مغلوب کر لیتی ہے۔ کہ ایک وقت اگر عادت پوری نہ ہو تو انسان بے تاب ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ناجائز ذرائع سے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حقہ نوشی بھی انسان کی آزادی کو کھو دیتی ہے۔ اور دوسرے کا غلام بنا دیتی ہے۔ اور اس عادت سے طرح طرح کی بد اخلاقیاں انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انسان پست ہمت ہو جاتا ہے ہر عادت انسان کو غلام بنا دیتی ہے۔ اور اس کے حوصلہ کو پست کر دیتی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ایک پٹھان اور کشمیری کی مثال سے واضح فرمایا ہے۔

سگریٹ پینے والے اور حقہ نوش جہاں کہیں لوگوں کو تمباکو پیتے دیکھتے ہیں۔ حقہ کے لالچ سے ان کے پاس جا بیٹھتے ہیں۔ وہ لوگ نیک ہوں یا بد حقہ کی حرص ان کو وہاں کھینچ لاتی ہے۔ اور اس طرح ان کے بد اثر سے انسان متاثر ہو سکتا ہے بعض دفعہ سلسلہ کے مخالفوں کی مجلس میں حقہ کے لالچ سے جانا پڑتا ہے۔ اور پھر وہ خواہ ہمارے آقا کو گالیاں دیں اور تمسخر کریں سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جس سے انسان میں بے غیرتی اور بے حیائی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ایمان کے متزلزل ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مرزا امام الدین صاحب کے حلقہ میں بیٹھنے والوں کے ساتھ ہوا۔

حقہ پینے والوں کو اپنے آپ کو بعض دفعہ سخت ذلیل کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً آگ مانگنے کے لئے در بدر پھرنا اور سوال کرنا۔ یا بعض دفعہ کسی گندے۔ اور حقیر انسان کے ساتھ مل کر اس عادت کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ ایک ہندو اور چوہڑے کے قصہ سے واضح ہے ہندو چوہڑوں کے ساتھ لگا بھی پسند نہیں کرتے۔ مگر اس ہندو کو بے تاب ہو کر چوہڑے کا حقہ پینا پڑا۔

حقہ نوش عموماً سست ہوتے ہیں۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام کرنے کو کہو اٹھتے اٹھتے بھی دو چار گھونٹ حقہ کے لگا کر کام شروع کریں گے۔ اور اگر کوئی نوکر کسی ضروری پیغام کو پہنچانے جا رہا ہو۔ اور رستہ میں حقہ والے مل جائیں۔ تو ضرور پانچ دس منٹ حقہ پینے میں خرچ کر کے آگے جائے گا۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ حقہ نہ پینے والے حقہ پینے والوں کی نسبت زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میرا یہ دستور ہے کہ جب کبھی اپنے ماتحت عملہ میں نئی بھرتی کرنی ہو۔ تو عموماً حقہ نوشوں کو ردّ کر دیتا ہوں۔

بعض لوگ حقہ تمباکو کی مذمت میں قرآن کریم سے دلیل مانگتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم نے ہر ایک چیز کا نام لے کر اس کی حرمت بیان نہیں کی۔ بلکہ بعض اصول بیان کر دیئے ہیں۔ جن کے ماتحت پھر انسان اپنی عقل سے استدلال کر سکتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں مومن کی یہ صفت بھی لکھی ہے کہ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ یعنی مومن لوگ لغو کام نہیں کرتے۔ اوّل تو تمباکو نوشی میں جیسا کہ عاجز نے بتایا ہے بہت سے نقصان ہیں۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ نقصان کوئی نہیں۔ تو فائدہ بھی یقیناً کوئی نہیں (میری مراد عادتاً استعمال سے ہے۔ ورنہ بطور دوائی کے استعمال مفید ہے) جس کام کا کوئی فائدہ نہ ہو اور اس کو کیا جائے تو وہ لغو کہلاتا ہے۔ لہٰذا حقہ پینا بھی لغو کام ہے۔ جو مومن کی شان کے شایاں نہیں۔ اس کے علاوہ یہ ایک بدبودار چیز ہے۔ فرشتوں کو بدبو سے نفرت ہے اور یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ فرشتے نیک باتوں کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ پس حقہ نوش جس کے منہ اور ہاتھوں سے بُو آئے بالعموم فرشتوں کی صحبت اور فیوض سے محروم رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقہ نوشی کے متعلق فتویٰ

فرمایا "یہ شراب کی طرح تو نہیں کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو۔ مگر تاہم تقوےٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ اس سے بدبو آتی ہے۔ اور یہ منحوس صورت ہے۔ کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر نکالے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ ہوتا تو اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو۔ تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست آدمی وہ ہے جو کسی نشے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم)

حقہ نوشی کے نام نہاد فوائد کی حقیقت

بعض لوگوں کو جب حقہ نوشی کی عادت چھوڑنے کے لئے کہا جائے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم جانتے ہیں اس کا صحت اور اخلاق پر مضر اثر ہے۔ مگر کیا کریں مجبور ہیں۔ اگر چھوڑ دیں۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ قبض ہو جاتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ نیند نہیں آتی۔ کھانسی رہتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۱) حقہ نوشوں کا یہ خیال کہ ان کو حقہ پینے سے قبض نہیں ہوتی۔ اور باقاعدہ وقت مقررہ پر رفع حاجت ہو جاتی ہے۔ یہ محض نفس کا دھوکہ ہے۔ تمباکو درحقیقت قابض چیز ہے۔ جو انتڑیوں کو سست کرتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ پھر حقہ نوشوں کو حقہ پینے کے بعد پاخانہ کی حاجت کیوں ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ مفید اثر تمباکو کا نہیں بلکہ قوت ارادی کا اس میں بہت دخل ہے جب حقہ نوش صبح کے وقت نَے کو منہ میں لے کر بیٹھتا ہے۔ تو اپنے تمام خیالات کو ایک جگہ جمع کر لیتا ہے۔ اور اس طرح منتشر خیالات کی رو بند ہو کر اس فعل کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ پس یہ سب نتیجہ توجہ کے قائم ہونے کا ہے نہ کہ تمباکو کا اثر۔

اس کے علاوہ تمباکو نوشی صرف انہی لوگوں کی قبض دور کرتی ہے جو اس کے عادی ہوں۔ اگر تمباکو درحقیقت قبض کشا ہوتا تو ہر ایک کو اس سے فائدہ ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ تمباکو اپنی پیدا کی ہوئی قبض کو ہی دور کرتا ہے نہ کہ دیگر اقسام کو جس طرح مثلاً نوشادر ریح کے درد کے لئے مفید ہے۔ اگر یہ بات واقعہ میں نوشادر کی خاصیت ہوگی تو سو میں سے نوے لوگوں کو پہلی دو چار خوراکوں سے ہی فائدہ شروع ہو جائیگا۔ مگر قبض کو دور کرنے میں تمباکو کو یہ خصوصیت ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ یہ صرف توجہ کا نتیجہ ہے۔

(۲) کئی ایک تمباکو نوشوں کا خیال ہے کہ کھانا کھانے کے بعد حقے کا استعمال بہت مفید ہے۔ کیونکہ یہ ہاضمہ میں مدد دیتا ہے مگر یہ مغالطہ ہے حقہ فعل انہضام میں مدد نہیں دیتا۔ البتہ آرام سے چارپائی پر بیٹھنا اٹھنا یا لیٹنا اور گفتگو میں مشغول ہونا اور دیگر ایسے امور بیشک ہاضمہ میں مدد دیتے ہیں یہ طب کا اصول ہے کہ کھانا کھانیکا بعد اگر ذرا آرام کیا جائے اور آہستہ آہستہ خوشگوار گفتگو کیجائے۔ اور خیالات کو منتشر ہونے سے روکا جائے دماغ کو تفکرات سے آزاد کیا جائے۔ غم اور اندوہ کو بھلا دیا جائے۔ تو ہاضمہ درست رہتا ہے۔ اور یہ بھی مسلّمہ امر ہے۔ کہ خیالات۔ جذبات اور دماغی صدمات کا بھی معدہ پر خاص اثر ہے۔ بعض دفعہ معدہ اگر غذا سے پر ہو۔ اور اس وقت کوئی صدمہ آ پڑے۔ تو ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ غرض کھانا کھانے کے بعد حقہ پینا فعل انہضام کو ممد نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ توجہ اور سکون اور دماغ کو فکروں سے آزاد کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ تمباکو کا زیادہ استعمال ہاضمہ کو بگاڑ دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) پھر بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر نیند نہ آئے۔ تو ہم تمباکو پی لیتے ہیں جس کے بعد نیند فوراً آجاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیند ضرور آجاتی ہے۔ مگر یہ خیال کہ تمباکو نیند لاتا ہے۔ تجربہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ تمباکو کا استعمال بے خوابی کا بڑا سبب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نیند تمباکو نہیں لاتا۔ بلکہ وہی سکون کی حالت اور توجہ جس کا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ نیند لاتی ہے۔ اگر کوئی کتاب ہاتھ میں لیکر اس کو پڑھتے پڑھتے آنکھیں بند کر لی جائیں۔ تو بھی نیند آجاتی ہے۔ اسی طرح رات کو سوتے وقت مسنون طریق کے مطابق اگر آیۃ الکرسی اور تینوں قل پڑھ کر پھونک مار کر ہاتھ کو منہ اور سارے جسم پر مل لیا جائے۔ تو بھی نیند آجاتی ہے۔

(۴) بعض لوگ اس خیال سے حقہ پیتے ہیں۔ کہ اس سے بلغم خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر چھوڑ دیں تو کھانسی تنگ کرتی ہے۔ مگر معلوم رہے۔ کہ حقہ یا تمباکو کھانسی کو نہیں روکتا۔ بلکہ اس کے خلاف خفہ کھانسی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ اُس کھانسی کو مفید ہے۔ جو تمباکو کی وجہ سے لگی ہو۔ یہ مغالطہ ہے۔ کہ تمباکو بلغم نکالتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ بلغم پیدا کرتا ہے۔ اور پھر نکالتا ہے۔ دھوئیں کے باریک ذرات جب گلے، حلق اور پھیپھڑوں میں جا کر خراش پیدا کرتے ہیں۔ تو بلغم بنتی ہے۔ اور پھر جسم کو اُسے باہر نکالنا پڑتا ہے۔ حقہ چھوڑنے سے جو تکلیف ہوتی ہے یہ عادت کا نتیجہ ہے۔ جو ہر پرانی عادت چھوڑتے وقت ہوتی ہے جسم میں یہ خوبی ہے۔ کہ اپنے آپ کو انسان کے حالات کے ماتحت بنا لیتا ہے۔ جب حالات اور عادات بدل جائیں۔ تو شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے۔ حقہ چھوڑنے سے اگر بلغم رُک جائے۔ تو اس کے اخراج کے لئے ہم سینکڑوں دیگر ادویہ تجویز کر سکتے ہیں۔

(۵) پھر بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حقہ تکان دُور کرتا ہے۔ اُس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ تمباکو، دھتورا، بیلاڈونا اور اجوائین خراسانی کی طرح عضلات کو ڈھیلا کرتا ہے۔ جس سے کچھ راحت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ تشنج کی وجہ سے جسم میں جو "تناؤ" سا معلوم ہوتا ہے۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے دُور ہو جاتا ہے۔ مگر یہ عارضی فائدہ ہے۔ تکان کا اصل علاج یہی ہے۔ کہ آرام کیا جائے۔ یا گرم پانی سے غسل کیا جائے تاکہ عضلات سے گندے مادے خارج ہو جائیں۔ حقہ پی کر تھکان دُور کرنے کی تو وہی مثال ہے۔ کہ کسی کو سخت درد ہو۔ اور اُس کو افیم کھلا کر سلا دیا جائے یا کلوروفارم سُنگھا دیا جائے

تمباکو نوشی چھڑانے کے طریق

اِس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ایک عادت مستمرہ کو یک لخت چھوڑ دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مگر انسان قوت ارادی استقلال اور ہمت کے ساتھ سب کچھ کر سکتا ہے۔ صرف ارادہ کی مضبوطی کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) اس کے لئے اوّل طریق تو یہ ہے کہ جن کو یک لخت چھوڑنے میں تکلیف ہو وہ آہستہ آہستہ اس عادت کو کم کریں مثلاً صرف صبح کے وقت رفع حاجت کے لئے پی لیں۔ اور پھر کھانا کھانے کے بعد۔ اس کے بعد حقہ کی بجائے اپنی قوتِ ارادی سے کام لیں۔

(۲) بعض لوگ صرف کسی شغل کے نہ ہونے کی وجہ سے حقہ پیتے رہتے ہیں ایسے لوگوں کو اگر کوئی کام دے دیا جائے۔ مثلاً اخبار بینی یا دیگر ذرائع سے اُن کو کام میں مشغول رکھا جائے۔ تو وہ حقہ کم کر سکتے ہیں۔

(۳) ایک اور طریق جو نہایت ہی مفید ہے۔ اور جو فطرت انسانی کا مطالعہ کر کے قرآن کریم نے بتلایا ہے یہ ہے کہ تمباکو نوشوں کو اِس عادت کے

محرکات سے بچایا جائے

یعنی ایسے امور جو اُس کو حقہ نوشی یاد کرائیں ان سے پرہیز کیا جائے۔ حقہ پینے والوں کی صحبت سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ حقہ پینے کے جو مقررہ اوقات ہیں۔ ان میں توجہ کو خاص طور پر ہٹایا جائے وغیرہ۔

(۴) رمضان شریف کا مہینہ بھی ایسے لوگوں کے لئے ایک بے نظیر موقعہ ہے۔ اگر اِن دِنوں میں تھوڑی سی تکلیف اٹھا لی جائے۔ تو ہمیشہ کے لئے آرام ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ قوت ارادی کو عمل میں لایا جائے۔

(۵) قوّت ارادی اِس عادت کے چھڑانے میں ایک عجیب ہتھیار ہے۔ بشرطیکہ اس کا استعمال کرنا آتا ہو۔ پہلے پکا عزم کر لو۔ کہ اب حقہ نہیں پینا پھر اگر خواہش پیدا ہو۔ تو اس کو روکو۔ اور خیالات کو اور طرف لگاؤ۔ تو اِس طرح آہستہ آہستہ قوت ارادی بڑھ سکتی ہے۔ اور انسان آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے۔

نوجوانوں سے اپیل

میں بتا چکا ہوں۔ کہ تمباکو نوشی کے صحت اور اخلاق کے لئے سخت مضر اثرات ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے نوجوان ان اثرات کا مطالعہ کر کے اس بد عادت کو اختیار نہ کریں گے۔ اور جو اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ وہ بھی اس کو چھوڑ دیں گے۔

سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہندوستان میں تمباکو کا استعمال روز افزوں ہے۔ اور سیگرٹ نوشی تو گویا آجکل کا فیشن ہے۔ اور اکثر نوجوان اِس فیشن کے دلدادہ ہیں۔ مگر افسوس کہ وہ اس کے بد نتائج کو نہیں جانتے۔ شائد اُن کو یہ علم نہیں۔ کہ طب کی کتب میں زہریلی ادویات مثلاً دھتورہ، کچلا، افیون بھنگ وغیرہ کی فہرست میں تمباکو بھی شامل ہے۔

تمباکو خواہ کسی طریق سے استعمال کیا جائے۔ اس کے نقصان اس کے جزوی فوائد سے بہت زیادہ ہیں۔ اور میں تو یہی نصیحت کرونگا۔ کہ تمباکو کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

سکول کے نوجوانوں کو اس سے سخت پرہیز لازمی ہے۔ کیونکہ تمباکو نوشی عمر کو کم کر دیتی، دل کو کمزور کرتی اور ضعف بصارت کا خاص سبب ہے۔

اِن نقصانات کو مدّنظر رکھتے ہوئے مَیں اپنے نوجوان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس مضر عادت کو چھوڑ دیں۔ تاکہ اس کے نقصانات سے محفوظ ہو جائیں۔ اور آئندہ نسلیں مضبوط ہوں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنا ایک قومی کیریکٹر بنائیں۔ دجالی نشان کو مٹائیں۔ اور اس طرح حضرت اقدس علیہ السلام کی دلی خواہش کو پورا کریں۔ آمین

اللہ تعالےٰ ہمیں ہر قسم کی بداخلاقیوں کے موجب امور اور بُری عادتوں سے محفوظ رکھے۔ اور ان عادتوں کو جلد سے جلد چھوڑنے کی توفیق دے۔

آمین!

دُنیا بھر میں چلتی کی بہترین
مشین سویاں بجلی پلیٹیڈ (نو ایجاد)

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل لیگ کھارہ کا ایک نہایت اہم جلسہ

احرار ۱۹۳۴ء کی فتنہ انگیزی کا پھر ارتکاب کرنا چاہتے ہیں

حکومت قیام امن کے متعلق اپنا فرض ادا کرے

کھارہ - ۱۷ر نومبر ۳۸ء - مقامی نیشنل لیگ کھارہ کا ایک نہایت ضروری اجلاس کل ½۷ بجے شام زیر صدارت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر گورداسپور ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ منعقد ہوا - جس میں مقامی لیگ کی طرف سے شیخ ولی محمد صاحب شیخ عطا محمد صاحب - مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل - منشی امیر محمد صاحب اور چوہدری دل محمد صاحب صدر نیشنل لیگ کھارہ نے تقریریں کیں - اور مولوی عطاء اللہ صاحب کے ٹھیکری والا میں جمعہ کی آڑ میں احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنے کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا - اور بتایا - کہ اس علاقہ میں اس قسم کی فتنہ انگیزی ایک ساتھ رہنے والے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں سخت منافرت پیدا کر دیگی - اور اختلاف عقائد کے باوجود بھائیوں کی طرح رہنے والے لوگوں میں کشمکش شروع ہو جائیگی۔

مقامی لیگ کی دعوت پر قادیان لیگ کے بعض ممبر بھی جلسہ میں شریک ہوئے - شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر چوہدری ظہور احمد صاحب جنرل سیکرٹری نیشنل لیگ قادیان اور مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے تقاریر کیں جنہیں اس امر کو واضح کیا - کہ احرار نے ٹھیکری والا کے مقام کو محض اس لئے جمعۃ الوداع کے لئے تجویز کیا ہے - کہ وہ قادیان سے قریب ترین جگہ پر جمع ہو کر ایک دفعہ پھر ۱۹۳۴ء کے واقعات کا اعادہ کریں - ورنہ ٹھیکریوالہ کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں - نہ وہاں احرار کا مرکز ہے - اس گاؤں کا ایک بڑا حصہ اس جلسہ کے انعقاد کے خلاف ہے اسلئے احرار کے وہاں پر اجتماع کے سوائے اس کے کچھ معنی نہیں - کہ وہ محض شرارت کی نیت سے اس جگہ جمع ہونا چاہتے ہیں - چونکہ مولوی عطاء اللہ صاحب کا گذشتہ ریکارڈ یہ ثابت کرتا ہے - کہ وہ جماعت کے مقدس پیشوا اور بزرگان سلسلہ کو ہمیشہ نازیبا اور گندے الفاظ میں یاد کرتے ہیں اس لئے حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے - کہ وہ انہیں متنبہ کر دیں کہ وہ اس قسم کا کوئی لفظ سلسلہ احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے خلاف استعمال نہ کرے - یہ کہہ دینا کہ اگر وہ کوئی ایسی تقریر کریگا - تو اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا - ہرگز ہماری تسلی کے لئے کافی نہیں - کیونکہ مجرم کو جرم کے ارتکاب سے پہلے روکنا چاہیئے۔

آخر میں صاحب صدر نے ایک مبسوط تقریر کی - جس میں اس بات کی وضاحت کی - کہ ہم یہ نہیں چاہتے - کہ مولوی عطاء اللہ کو تقریر کی آزادی نہ دی جائے - وہ بیشک علمی باتیں بیان کریں - لوگوں کو مسائل دینیہ سے آگاہ کریں - لیکن ہم اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے - کہ وہ ہمارے مقدس امام اور سلسلہ کی بزرگ ہستیوں کی شان میں اپنی عادت کے مطابق ناپاک اور دلآزار الفاظ استعمال کریں - پس ہمارا گورنمنٹ سے یہ مطالبہ ہے - کہ وہ اس قسم کی شرارت کو روکے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا - میں حکومت کے ان نمائندوں کو جو تقاریر نوٹ کرنے پر مامور ہیں - یہ کہدینا چاہتا ہوں - کہ وہ اپنے فرائض کو دیانت داری کیساتھ سرانجام دیا کریں - اور تقاریر کی صحیح اور درست رپورٹیں افسران بالا تک پہنچایا کریں - ان کو غلط رپورٹیں دیکر غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش نہ کیا کریں - ہمیں اطلاع پہنچی ہے - کہ نیشنل لیگ کے جلسہ قادیان کے گذشتہ اجلاس کے متعلق افسران کو ایسی رپورٹیں بھجوائی گئی ہیں - جو بالکل غلط اور واقعات کے خلاف تھیں جلسہ بخیر وخوبی دس بجے ختم ہوا۔

عید فنڈ کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی

عید فنڈ ایک نہایت ضروری چندہ ہے - اس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہوئی - شروع سے جب اس چندہ کی ابتداء ہوئی - اس کی شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے) کے حساب سے مقرر تھی - عرصہ تک احباب اس شرح سے چندہ ادا کرتے رہے - لیکن معلوم ہوتا ہے - کہ کچھ عرصہ سے اس چندہ کی اہمیت بعد زمانہ کے سبب ویسی خیال نہیں کی جاتی جیسی ہونی چاہیئے - حالانکہ سلسلہ کی ضروریات جن پر یہ روپیہ خرچ ہوتا ہے - پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں - اور آمد مقابلۃً بہت کم رہ گئی ہے۔

اکثر احباب نے اس فنڈ کا چندہ چند پیسے یا چند آنے دے دینا کافی خیال کر رکھا ہے - اس کی وجہ اس چندہ کی اہمیت کا نظر انداز ہو جانا ہے - پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے - کہ براہ مہربانی یہ چندہ اسی شرح سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی - ہمیں ہر ایک کمانے والے سے ایک روپیہ کے حساب سے (اس سے زیادہ جسقدر کوئی دے) وصول کیا جائے، سوائے اس شخص کے جو اس شرح سے بالکل ادا نہ کر سکتا ہو۔

چونکہ اس چندہ کی ابتداء مرکزی اغراض و مقاصد کے لئے ہوئی ہے - اس لئے اسکا تمام روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے - مقامی ضروریات یا اور کسی مصرف میں خرچ کر لینا جائز نہیں۔

(ناظر بیت المال)

مرکزی چندے کے متعلق ضروری اعلان

احباب اور جماعت ہائے مقامی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب قاعدہ صدر انجمن احمدیہ **مرکزی چندہ کی رقم** میں سے سوائے ناظر یا انسپکٹر عملہ کے جب وہ دورہ پر ہوں - کسی اور کو قرض نہ دیا جائے - اگر کوئی جماعت یا عہدہ دار بلا منظوری نظارت ہذا مندرجہ بالا استثنٰے کے علاوہ از خود خرچ کریگا - تو اس کی ذمہ واری خود اس پر ہوگی - اور وہ اس کے لئے ذمہ وار ہوگا۔

(ناظر بیت المال)

۲۰۱

قابل توجہ سکرٹریان تعلیم وتربیت صوبہ سندھ

ماہ ستمبر کی رپورٹیں کم تعداد میں موصول ہوئی ہیں - جن میں سے بعض بہت لیٹ آئی ہیں - یہ امر قابل افسوس اور ایک چلتے کام میں روکاوٹ ڈالنے کے برابر ہے - سکرٹری صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے - کہ ماہ اکتوبر کی رپورٹیں بہت جلد بھجوا دیں - اور آئندہ بھی ہر ماہ کی پہلی یا دوسری تاریخ کو لازمی طور پر رپورٹ بھجوا دیا کریں۔

(سیکرٹری تعلیم وتربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ)

تقسیم شروع ہو گئی

بادشاہوں - راجہ - نوابوں کے کھانے کی خاص الخاص دنیا کے تمام مقوی ادویات کی سرتاج **طلسمی دوا** کی تین خوراک مفت منگوائیے - اگر پہلی ہی خوراک میں جادو اثری دکھائے تو اکتالیس خوراک تین روپیہ پانچ آنہ میں

رسالہ دستکاری دہلی سے منگوائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے سو فیصدی پورے کرنیوالے احباب کرام

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنے والوں کے اسماء دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جن کا وعدہ پورا نہیں ہوا وہ جلد سے جلد اپنا وعدہ پورا کریں۔ آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ہے۔ (فنانشل سیکرٹری)

ماسٹر عبداللہ خانصاحب جنڈیالی کلاں لدھیانہ -/۵
عبداللطیف صاحب میڈیکل سکول امرتسر -/۶
ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان -/۵
اہلیہ صاحبہ مستری محمد شریف صاحب دارالعلوم قادیان -/۵
والدہ صاحبہ مولوی محمد سلیم صاحب محلہ دارالبرکات قادیان -/۵
سید عبدالغفار صاحب معہ والدہ صاحب مونگھیر -/۳۵
سید عبدالجبار صاحب مونگھیر -/۵
چوہدری عزیز الدین احمد صاحب سرگودھا -/۱۰
تصدق حسین صاحب سرگودھا -/۶
بابو عبیداللہ صاحب لائلپور -/۱۸۰
چوہدری ... الدین صاحب چک ۵۶۵ -/۵
میاں فقیر اللہ صاحب چک ۲۱۵/ای بی -/۱۰
چوہدری پیدا اللہ صاحب چک ۵۶۵ -/۵
" غلام علی صاحب ادرما بھاگو پٹی " -/۵
ملک انور احمد صاحب پٹنہ -/۱۰
منشی رحمت خاں صاحب معہ اہلیہ فیروز پور چھاؤنی -/۱۶
ہمشیرہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب پنڈی گھیب -/۵
غلام الدین احمد صاحب راجشاہی -/۱۰
مبارک احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید -/۵
ملک محمد صادق صاحب دارالفضل قادیان -/۵
چوہدری امیر الدین صاحب چک ۱۶۶ مراد -/۵
ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب کوہاٹ -/۲۰
احمد شریف صاحب ساگر شموگا -/۱۰
بابو محمد رشید خانصاحب سٹیشن ماسٹر ... -/۱۰
اہلیہ اول مرحومہ " " " -/۱۰
دوم -/۱۰
محمد عثمان صاحب ساگر شموگا -/۵
محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈوگری -/۱۰
چوہدری محمد دین صاحب " " -/۱۵
سراج الدین صاحب بنگلہ میانوالی -/۱۰

نذیر احمد صاحب عزیز پور ڈوگری -/۵
احمد الدین صاحب " -/۵
مرزا احمد صدیق بیگ صاحب قصور -/۳۰
مستری محمد علی صاحب اوکاڑہ -/۸
میاں علی محمد صاحب مزنگ لاہور -/۱۰
چوہدری غلام میراں صاحب " " -/۱۰
" محمد اسلم صاحب " " -/۱۰
شیخ عبدالحکیم صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۸
مولوی غلام نبی صاحب چغتائی گوجرانوالہ -/۲۴
محمد حسین صاحب نور شاہ -/۵
اہلیہ صاحبہ محمد خورشید صاحب اوورسیر ہنگر نوالہ -/۵
اہلیہ صاحبہ بابو نور محمد صاحب اوورسیر محلہ دارالرحمت قادیان -/۲۰
ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب مردان -/۴۰
ملک محمود خانصاحب " -/۴۵
عمر بخش صاحب لالہ موسیٰ -/۲۵
بابو عبدالواحد صاحب " -/۱۵
ڈپٹی مصاحب خانصاحب کیرنگ -/۱۲۰
بشارت احمد خانصاحب پسر " " -/۵
شرافت احمد خانصاحب " " -/۵
منشی مہر محمد صاحب پٹواری بھیرہ -/۵
حکیم عبدالرحمٰن صاحب قریشی ماچھی واڑہ -/۱۰
اللہ بخش صاحب رام گڑھ -/۵
منشی سلطان عالم صاحب گولیکی بالہ -/۳۰
چوہدری محمد نواز خانصاحب ذیلدار دوالمیال -/۲۰
" محمد نصیر صاحب کھیوہ باجوہ -/۸/۸
" ظہور الدین صاحب کتھو والی -/۶
" اسماعیل صاحب جتو گلی -/۷
" عنایت اللہ صاحب مہدی پور -/۵
منشی غلام مرتضیٰ صاحب سردار پور -/۱۰
" محمد علی صاحب پٹواری باغ -/۱۱
چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھ گڑھی قادیان -/۱۴
ماسٹر نذیر احمد صاحب لائلپور -/۵
میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کوئٹہ -/۵۰

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی قادیان -/۱۰
خلیفہ عبدالرحیم صاحب سرینگر -/۱۰۰
سید محمد حسین شاہ صاحب بدوملہی -/۴۰
عبدالرحمٰن صاحب پنڈی چری -/۱۰
مرزا اعظم بیگ صاحب ناصر آباد -/۵۰
ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برما -/۵ ۲۰
قاضی محمد یوسف صاحب کیمسٹ سکھر -/۱۲۰
زکیہ خاتون صاحب اہلیہ " " -/۳۰

اقبال اہلیہ بابو بشیر محمد صاحب آف آسٹریلیا مسجد فضل قادیان -/۱
ممتاز اہلیہ سردار حسین شاہ صاحب " -/۱۲
قاضی غلام نبی صاحب دارالفضل -/۵
میر حمید اللہ صاحب راولپنڈی -/۵۰
مستری چراغ الدین صاحب کلاسوالہ -/۱۰
محمد اسمٰعیل صاحب ڈسکہ -/۵
شیخ دوست محمد صاحب کلکتہ -/۷
بابو عطاء اللہ صاحب میر پور خاص -/۱۲
مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان -/۳۰
عبدالرحیم صاحب معہ اہلیہ پنڈی چری -/۱۲
شیخ عزیز محمد صاحب موگا -/۱۲
کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالعزیز صاحب پٹیالہ -/۱۰
مرزا قاسم بیگ صاحب پٹیالہ -/۵

(باقی)

مفت ۵۰۰ کی مفت

نوجوانوں کے سچے خیرخواہ اور ہتیشی سیٹھ چرنجی لال صاحب لاہور نے نوجوانوں کی بیش قیمت زندگی اور تندرستی کو سدھارنے اور قائم رکھنے کی خاطر وئید کویراج گوبند سہائے جی گپتا وئید بھوشن ماہر معالج امراض پوشیدہ زنانہ و مردانہ کی تصنیف کردہ کتاب "رفیق زندگی" کی پانچصد جلدوں کی قیمت ادا کر کے مفت تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ضرورتمند اصحاب نیچے لکھے پتہ پر ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

پتہ وئید کویراج گوبند سہائے گپتا ماہر معالج امراض پوشیدہ پوسٹ بکس ۲۶۵ لاہور

جوڑوں کے درد اور درد رنگین رفع کرنیکا تحفہ

مستک پلز (رجسٹرڈ)

(۱) جوڑوں کے درد (رومیٹزم) (۲) درد رنگین (شیاٹیکا) یعنی عرق النسا جو نشت سے شروع ہو کر پاؤں کے نزدیک تک کسی کو ایک ٹانگ میں اور کسی کو دونوں ٹانگوں میں دورہ کرتا ہے (۳) درد کمر۔ (۴) درد زانو (۵) اعصابی دردوں کو رفع کرنے کیلئے مستک پلز کا استعمال بمنزلہ تریاق ثابت ہوا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جملہ ریاحی دردوں کو رفع کرنے کیلئے اس سے بہتر دوسری دوائی نہیں ہو سکتی۔ یہ دوائی کشتہ اور زہریلی اشیاء کے اجزاء سے بالکل مبرا ہے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی پچاس گولی محصولڈاک علاوہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ایم۔ ایچ۔ ناگپال اینڈ سنز اچھرہ لاہور پنجاب۔ ایجنٹس ڈاکٹر کشن چند اینڈ کمپنی سوداگران ادویات انارکلی لاہور

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم ثانی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔ منیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید مبارک

احباب کرام! حسب معمول گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی عید سعید پر ہم نے اپنے دواخانہ کی عظیم الشان ادویات کی کافی مقدار بارعایت تقسیم کرنے کیلئے وقف کرلی ہے۔ اُمید ہے ضرورتمند دوست بہت جلد خط لکھکر اپنا نام درج رجسٹر کرالینگے تاکہ عید کے دوسرے روز ہی اُن کی خدمت میں ادویات روانہ کردی جائیں۔ ہندوستان کے دُور کے مقامات کے رہنے والے احباب کیلئے آخری میعاد ۳۰ نومبر اور بیرونِ ہند کے لئے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۸ء تک ہی۔ تمام احباب کو اِس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ — مینیجر

حیاتِ اکبر

مقوی معدہ۔ دل۔ دماغ کو توی کرتا ہے۔ بدہضمی و دیگر امراضِ معدہ میں نہایت زود اثر اکسیر ہے۔ شیشی کلاں عہ/ دو روپیہ رعایتی قیمت عہ پرچہ ترکیب ہمراہ

جامِ شباب

بڑھاپے کی کمزوری کو دُور کرکے جوانی کا رنگ لاتا ہے۔ اس کے چند قطرے ناقابلِ برداشت قوتِ مردانہ پیدا کردیتے ہیں شیشی کلاں عگ/ رعایتی عہ پرچہ ترکیب ہمراہ

امرت بُوٹی رجسٹرڈ

دھات۔ جریان۔ سُرعت۔ کثرتِ احتلام ذیابیطس کی بیماری کے لئے مشہور دوا ہے ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش للعہ/ کی بجائے (دو روپے) عگ/

برقی مالش

سینہ کے درد۔ جوڑوں کے درد مسوڑھوں کی جلن۔ سوزش کو دُور کرتی ہے دیگر حلق زدہ کیلئے ایک خاص دوا ہے۔ ادرک عرق ہر شیشی کلاں عہ/ کی بجائے ۱۲/ میں

دلکش ہیر آئل

بادام روغن کے بڑے حصہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ اِس کی دلپسند خوشبو سے انسان ہر وقت خوش و خرم رہتا ہے۔ شیشی کلاں عہ/ کی بجائے ۱۴/ میں روانہ ہوگی۔

کیسٹوریم

مقوی اعصاب۔ پیچ کے دردوں کو دُور کرتی ہے۔ کستوری کی کافی مقدار کے سبب کمی باہ کو پورا کرتی ہے۔ سردیوں میں سردی سے بچاتی ہے۔ ۶۰ گولی تین روپے کی بجائے دو روپے چار آنہ میں معہ کیسٹوریم طلاء

نورانی گولیاں

تعلقاتِ جنسی کے بعد ایک دو گولیاں دودھ سے کھالی جائیں۔ تو مردانہ قویٰ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ دل خوش اور شاد رہتا ہے۔ ۵۰ گولی عہ/ میں

سفوف اعظم جواہر والا

مروارید کے مرکبات سے تیار کیا جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن مادۂ منویہ کی خرابیوں کو دُور کرتا ہے۔ سرعت اور جریان کیلئے اکسیر ہے تیس خوراک عگ/ کی بجائے عہ/ میں

حسن نکھار

چہرہ کے داغوں۔ جھریوں۔ کالے داغوں چھیپ۔ چھائیوں کو دُور کرکے رنگ کو نکھارتا اور جلد کو مثلِ گلاب بناتا ہے شیشی کلاں عہ/ کی بجائے ۱۰/ میں روانہ ہوگی۔

لیکورائن پلز

عورتوں کی مرض سیلان کیلئے یہ شرطیہ دوا ہے چند ہی دنوں میں عورت طاقتور اور مضبوط ہوجاتی ہے۔ کمزوریٔ رحم کیلئے مفید ہے۔ ۶۰ گولی عگ/ کی بجائے عہ/ میں روانہ ہوگی

گینوریم (اکسیر سوزاک)

سوزاک نیا ہو۔ یا دس بیس سال کا۔ ایک ہی ہفتہ میں کامل شفا ہوجاتی ہے۔ اور اسکا زہریلا اثر رگ رگ سے نکل جاتا ہے۔ شیشی کلاں دو روپے کی بجائے عہ/ میں روانہ ہوگی

مرہم بواسیر

202

بواسیر کی مسّوں کی جلن۔ سوزش کو فی الفور آرام دیتی ہے۔ متواتر لگانے سے مسّے خشک ہوجاتے ہیں۔ بواسیر کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ شیشی کلاں عہ/ کی بجائے ۱۰/ میں روانہ ہوگی۔

اکسیر ذیابیطس

کمزوریٔ مثانہ۔ پیشاب میں شوگر کا آنا۔ بار بار پیشاب آنے پیاس کے زیادہ لگنے کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی اکسیر ہے۔ ۶۰ گولی کی شیشی عگ/ کی بجائے عہ/ میں روانہ ہوگی۔

برین ٹون

مقوی بصر۔ مقوی دماغ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے نہایت بہترین اکسیر ہے۔ نزلہ۔ زکام کی بیماری کو بالکل کامل صحت ہوجاتی ہے۔ ۵۰ گولی رعایتی عہ/

پائیوریا کا مکمل بکس

پائیریا۔ ماسخورہ۔ و دیگر جملہ امراض دندان کے لئے اس بکس میں چار قسم کی ادویات ہوتی ہیں۔ جو کھانے کیلئے بھی اور لگانے کے لئے بھی۔ مکمل بکس عگ/ کی بجائے عہ/ میں روانہ ہوگا

میسٹورینا

یہ عورتوں کیلئے خاص دوا ہے جسکا ذکر کرنا یہاں ہم مناسب خیال نہیں کرتے۔ درجنوں بال بچے والی عورتیں استعمال کرکے فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ کمال تحفہ ہے۔ شیشی کلاں عہ/ کی بجائے عہ/ میں

کھانسٹائن

خشک کھانسی۔ تر کھانسی۔ بچوں۔ جوانوں عورتوں کی کالی کھانسی کیلئے نہایت مجرب المجرب اکسیر ہے ۵۰ گولی کی شیشی عہ/ کی بجائے ۱۲/ میں روانہ ہوگی

سرمہ مفید بصر

آنکھوں کی جلن کمزوریٔ نظر۔ خارش۔ جالا۔ پانی جانے کیلئے بہت اعلیٰ اکسیر ہے۔ نمونہ کی شیشی ۸/ کی بجائے ۴/ میں روانہ ہوگی۔

آئفرسول

گگروں کو دُور کرنے کی خاص دوا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ شیشی کلاں عہ/ کی بجائے ۱۰/ میں روانہ ہوگی

گولڈن ٹانک پلز

کمیٔ خون کی مریض عورتیں اور مرد۔ فالعدم استعمال کرکے کافی مقدار میں خون پیدا کرسکتے ہیں مقوی معدہ۔ دل۔ جگر ہیں۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی عگ/ کی بجائے عہ/ میں روانہ ہوگی

ملنے کا پتہ: احمدیہ یونانی فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ انڈیا (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۶ نومبر آج پنجاب اسمبلی میں ایجنڈا کے مطابق کارروائی شروع ہونے سے پیشتر وزیر اعظم نے تحریک پیش کی۔ کہ لالہ ہنس راج جی صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا جائے اور ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا جائے یہ تحریک پاس کی گئی۔

انقرہ ۱۶ نومبر ترکی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کمال اتاترک کی یاد میں انقرہ کا نام اتاترک رکھا جائے۔

پشاور ۱۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عبدالمجید سندھی سرحدی اسمبلی میں مسلم لیگ اتحادی پارٹی کے قیام کے سلسلے میں سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اس نئی پارٹی میں ۱۶ ممبر شامل ہوں گے۔ ان میں سے دس ممبر مسلم لیگ پارٹی کے۔ چار ممبر سنٹرل نیشنلسٹ پارٹی کے اور دو ممبر ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ہونگے اس پارٹی کا خیال ہے کہ وہ مردان کے کانگرسی لیڈر سمیع خاں کی تائید و حمایت حاصل کرے گی۔ اس طرح مسلم لیگ کی پوزیشن مستحکم ہو جائے گی۔ اس پارٹی کے لیڈر سردار محمد اورنگ زیب خاں ہوں گے۔

بیت المقدس ۱۶ نومبر برطانوی فوج نے گلیل کے متعدد دیہات میں تلاشی کا زبردست سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ آج ۷۵۰ آدمیوں کو روک کر خانہ تلاشی لی گئی۔ اور ان کے قبضہ سے جس قدر اسلحہ برآمد ہوا۔ سب ضبط کر لیا گیا۔

نئی دہلی ۱۶ نومبر شمال مغرب میں برطانوی ہند کی سرحد کے قریب پیزو کی پہاڑیوں میں ملا شیر علی کا لشکر نہایت سرعت سے اکٹھا ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں قرب و جوار کے دیہاتیوں کو خبردار کر دیا گیا ہے اور فوجی دستے غنیم کی تلاش میں پھر رہے ہیں۔

پیرس ۱۶ نومبر فرانس کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ اسوقت نو آبادیات کی واپسی پر غور کیا گیا ہے اور نہ آئندہ غور ہوگا۔ نیز یہ بھی کہا کہ آئندہ ہفتہ لارڈ ہیلیفکس اور مسٹر چیمبرلین کے ساتھ حکومت فرانس اس موضوع پر کسی قسم کا تبادلہ افکار نہیں کرے گی۔

کلکتہ ۱۶ نومبر ایک اطلاع مظہر ہے کہ انڈیپنڈنٹ پرجا پارٹی کے لیڈر مولوی تمیز الدین خاں اور کرشک پرجا پارٹی کے لیڈر مولوی شمس الدین احمد مسلم اتحاد اور استحکام کی خاطر بنگال کی وزارت پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں ان دونوں لیڈروں کو وزارت میں جگہ دی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت میں ان کی شمولیت کا اعلان عنقریب سرکاری گزٹ میں کر دیا جائے گا۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ گورنر بنگال نے وزارت بنگال میں دو نئے وزیروں کے اضافہ کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ان لیڈروں کے نام منظور کر لئے ہیں۔

لاہور ۱۶ نومبر آریہ سماج پنجاب کے سرگرم کارکن لالہ ہنس راج صاحب کی ارتھی ۱۲ بجے دوپہر اٹھائی گئی۔ ارتھی میں ہزارہا ہندو زن و مرد نے شرکت کی۔ جلوس شام کے قریب شمشان بھومی پہنچا جہاں ارتھی کو سپرد آتش کیا گیا۔

جالندھر ۱۶ نومبر ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ دسمبر کو کمشنر (جالندھر ڈویژن) کے دفتر کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں دوابہ بھر کے تمام کسانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے۔ کسانوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ پانی کی قلت کا فوری تدارک کیا جائے۔ فصل ربیع پر لگان وغیرہ معاف کر دیا جائے۔ چاہی۔ ملبہ اور چوکیدارہ منسوخ کیا جائے۔ اور حکومت کی طرف سے قرضے دیئے جائیں۔

لنڈن ۱۶ نومبر آج سے اطالیہ اور برطانیہ کے سمجھوتہ پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ روما میں برطانوی سفیر اور کاونٹ چیانو نے اس سلسلہ میں ایک اعلان پر دستخط کر دیے ہیں۔ اب اطالیہ اور برطانیہ کے درمیان تجارتی گفت و شنید ہوگی۔ بعد میں افریقہ کے مقبوضات کی سرحدیں متعین کرنے کیلئے ایک کمیشن مقرر ہوگا۔ اور اس کے بعد اطالیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ طے پائے گا۔

پراگ - معلوم ہوا ہے۔ کہ جدید سرحد بندی کی وجہ سے چیکوسلواکیہ کی آبادی اور رقبے کا تیسرا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس کے ۱۵۰۰۰۰۰ باشندوں میں سے ۹۴۰۰۰۰ آدمی ہمسایہ ریاستوں کے ماتحت چلے گئے ہیں۔ جو اقلیت کی حیثیت سے زندگی بسر کرینگے۔ اسی طرح چیکوسلواکیہ کے ۵۴۶۰۰ مربع میل رقبہ میں سے تقریباً سولہ ہزار مربع میل رقبہ چھن گیا ہے۔

صوفیا ۱۵ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت بلغاریہ مستعفی ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں شاہ بورس نے نئی وزارت کی ترتیب کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت مرتب ہو چکی ہے۔ جس میں ۶ نئے وزیر شامل کئے گئے ہیں۔

دار السلام ۱۶ نومبر یہاں آج ہر خیال کے آدمیوں کا ایک مشترکہ جلسہ میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ٹانگا نیکا کسی صورت میں بھی جرمنی کے حوالہ نہ کیا جائے۔ اس جلسہ میں گورنر ٹانگانیکا کا بیان پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں مسٹر چیمبرلین کے اس اعلان کی تصدیق ہو گئی۔ کہ حکومت برطانیہ اپنا کوئی علاقہ واپس نہیں کرے گی۔

پیرس ۱۵ نومبر فرانس میں اقتصادی خوشحالی کے پیش نظر حکومت کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ اس کی وجہ سے تمباکو کی قیمت میں ۱۵ سے ۲۰ فی صدی تک اضافہ ہو جائیگا اور اسی طرح پیٹرول کی قیمت اسقدر بڑھ جائے گی کہ وہ شراب کی نسبت زیادہ قیمت پر خریدا جا سکیگا۔

لاہور ۱۶ نومبر ڈاکٹر کچلو کے بڑے لڑکے مسٹر انور طویل علالت کے بعد کل انتقال کر گئے۔

برگاس ۱۵ نومبر فرانکوی سپاہ کے جرنیلوں کا دعوٰی ہے کہ ایبرو جنگی محاذ پر جمہوریت پسندوں۔ اور فرانکوی فوجوں میں فیصلہ کن لڑائی ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طویل جدوجہد کے بعد فرانکوی سپاہ دریائے ایبرو کے مشرقی ساحل پر قابض ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ نومبر فرانسیسی جرمن سفیر کے قتل کے سلسلے میں ہٹلر نے جرمنی کے ۳۵ ہزار یہودیوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں بند کر دیا ہے۔ ان سے اس بعوت کا تاوان ایک ارب مارک طلب کیا ہے۔ اور انہیں حکم دیا ہے کہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر یہ جزیہ ادا کر دیا جائے ورنہ ان کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔

روم ۱۶ نومبر آج سفیر برطانیہ متعین اطالیہ نے شاہ وکٹر فرمانروائے اطالیہ و شہنشاہ حبشہ کی خدمت میں اپنا اعتماد نامہ پیش کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۶ نومبر ہر ہٹلر اور دوسرے نازی لیڈروں کو قتل کرنے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا۔ جس پر پیلپز ٹریبونل غور کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور مصنف و اخبار نویس ارنسٹ نکیش اپنے ۴۰ ساتھیوں سمیت گرفتار ہو چکا ہے امید ہے کہ نئے سال کے آغاز تک ان کے خلاف مقدمات چلائے جائینگے اس سازش میں ۱۵۰ اور اشخاص نے بھی معمولی ساحصہ لیا تھا۔ چنانچہ انہیں سزا دی گئی ہے۔ ٹریبونل کے ارکان نے جرمنی بھر کا دورہ کر کے ۱۰۰ سے زائد گواہوں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی